وہ ہے کہ یہ عمر بھر نیکیاں کر کے بھی اُسے نہیں پا سکتے تھے - اور اتنا ہی نہیں کہ جو ثواب بہ وقت مصیبت مل گیا وہ مل گیا نہیں اب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مَامِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَۃٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذَالِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذَالِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيْبَ بِهَا (رواہ احمد) یعنی جس مسلمان مرد عورت کو کوئی مصیبت تکلیف پہنچے پھر مدتوں بعد اسے وہ یاد آئے اور اس کے دل پر چوٹ لگے اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ لے تو جو اجر اسے مصیبت کے پہنچتے ہی حاصل ہوا تھا وہی اب بھی ملتا ہے گو کتنا ہی لمبا زمانہ گذر چکا ہو-

پروردگار ہمیں صبر کی توفیق عنایت فرما- ہمیں مصیبتوں سے بچا- اور جو پہنچے اسے ہمارے ثواب کا ذریعہ بنا- اور اس سے ہمارے گناہوں کو ہٹا- آمین

شاہ زین الدین

# عالمگیر مذہب پر محققانہ نظر

وما ارسلناك الا كافة للناس (سبا)

(از مولوی عابد حسین صاحب گیاوی متعلم مدرسہ رحمانیہ دھلی)

ناظرین کرام! دنیا میں جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں. ہر ایک کے ماننے والوں کا یہ دعوی ہے کہ ہمارا مذہب حق اور منزل من اللہ ہے- اپنے مذہب کو عالمگیر ثابت کرنے کیلئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ کونسا مذہب منزل من اللہ و عالمگیر ہے. ہم یہاں پر چند اصول آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں. آپ ان پر تمام مذاہب کو پرکھئے. آپ پر صاف مثل سورج کے ظاہر ہو جائیگا کہ وہ صرف اسلام ہی ہے جو عالمگیر ہونے کا دعوی اور بجا دعوی کر سکتا ہے.

(۱) عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے جس کے قوانین مثل سورج کے صاف اور واضح ہوں جس طرح سورج کی روشنی محلات و باغات. جھونپڑی و کٹیا. ذوی العقول و غیر ذوی العقول سب کو یکساں فیض پہنچاتی ہے جس طرح ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے نرم نرم جھونکے امیر و غریب. بادشاہ و گدا. مسکین و نادار ہر ایک کو یکساں فائدہ پہنچاتے ہیں. جس طرح رات و دن کل مخلوقات پر طاری ہوتے ہیں. اسی طرح اس مذہب کے قوانین اس کے ماننے والوں کے ہر فرد کے واسطے یکساں ہوں. چاہے بادشاہ ہو چاہے فقیر و نادار ہو (۲) عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے جو ہر ایک کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کرے. غیر مذاہب والوں کے ساتھ صلح و آشتی کی تعلیم دے اور ان کے ساتھ ہر ایک قسم کی مراعات کا خیال رکھے. (۳) عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے جو اپنے ماننے والوں کو جزئیات کی بھی تعلیم دینے سے دریغ نہ کرے

ہر ایک دینی و دنیاوی ضروریات کو صاف صاف بسط کے ساتھ بیان کردے۔

اب آپ مذکورہ بالا اصول پر تمام مذاہب کو پرکھئے۔ آپ پر بخوبی واضح ہوجائیگا کہ کون عالمگیر ہے اور کون نہیں۔ آپ پہلا اصول لیجئے (یعنی جس کے قوانین سب کے لئے یکساں ہوں اور جس کی تعلیم عام ہو) سب سے پہلے توریت کو لیجئے اس میں لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک بوٹا سے آگ نکلتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ جلتا بھی نہیں۔ اس بوٹے سے آواز آئی کہ میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں یقیناً دیکھیں۔ میں اسی لئے نازل ہوا ہوں تاکہ ان کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں۔ اور اس زمین سے نکال کر اچھی جگہ میں جہاں دودھ اور شہد موج مارتا ہے کنعانیوں حیتوں اور اموریوں اور حواریوں وفرضیوں ...... کی جگہ لاؤں ...... اب تو جا اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لا۔ دوسری جگہ (موسیٰ کی پانچویں اور آخری کتاب) میں صاف لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ نے ہم کو ایک شریعت فرمائی جو کہ یعقوب کی جماعت کی میراث ہو۔ مذکورہ بالا عبارت سے صاف معلوم ہوگیا کہ آپ کی تعلیم عام نہ تھی بلکہ ایک خاص جماعت کے واسطے تھی۔

اب آپ انجیل کو لیجئے۔ انجیل متی کے باب ۱۵ میں لکھا ہوا ہے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی تاکہ آپ اپنی معجزہ طاقت سے اس کی بیمار بیٹی کو صحت عطا فرمائیں۔ یہ عورت غیر بنی اسرائیل سے تھی۔ مسیح نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ اس پر اس عورت نے سجدہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے خداوند میری مدد کیجئے۔ جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیں ۲۶-۱۵ دوسری جگہ متی میں ذکر ہے کہ جب آپ نے اپنی شاگردوں کو تبلیغ کیلئے بھیجا تو آپ نے نصیحت فرمائی کہ غیر قوموں کیطرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوگیا کہ آپ کی تعلیم عام نہ تھی بلکہ آپ نے اپنی تبلیغ کو اپنی قوم ہی تک محدود رکھا۔ اور غیر اقوام کو کتے کے ساتھ تشبیہ دی۔ اسی طرح ہندوستان کے دیگر مذاہب کو لیجئے۔ ہندوستان میں اس امر کا سب سے بڑا دعویدار بدھ مت ہے۔ آپ بدھ مت کی کتابوں کی ورق گردانی کرجائیے۔ ان کی صدہا سالہ تاریخ پر عبور کرجائیے۔ آپ کو کہیں بھی نہیں ملیگا کہ سوائے اپنی ذات کے کسی غیر قوم کو بھی تعلیم دیا ہو سلسلۂ تعامل کی یہ زبردست شہادت بدھ ازم کو محدود رقبہ اور محدود قوم کیلئے خاص بتارہی ہے۔ لہٰذا ان کی بھی تعلیم عام نہ ہوئی۔ اب آپ وید کو لیجئے اس کے عروج کا زمانہ مہابھارت کی جنگ سے پیشتر کا ہے اسنے بھی کبھی غیر اقوام کو تعلیم نہ دی خواہ اس کے ماننے والے ہی کیوں نہ ہوں۔ وید کی تعلیم صرف برہمن ہی کے ساتھ مخصوص کردیا۔ قانون منو کی رو سے شودر (اچھوت) جنمی غلام ہیں غلامی ان کا طبعی لازمہ ہے۔ وید کی تعلیم ان کے لئے قطعی حرام ہے۔ پڑھنا تو درکنار اگر غلطی سے ان کے کان میں وید منتر کی آواز پہنچ جائے تو ان کے کان میں سیسہ بھر دیا جائیگا وہ ابدی جہنمی ہوجائیگا۔ شودر وہ ہیں جو ایران کی طرف سے آریوں کے ہندوستان میں آنے سے پیشتر اس ملک میں آزادانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کے لئے اچھا کھانا اچھا کپڑا پہننا اچھی طرح امورِ خانہ داری کو رکھنا سب جرم ہے۔ منوشاستر میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی برہمن کسی شودر (چھوت) کو بلاوجہ قتل

کردے تو اس کے بدلے میں وہ قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ اس کو کچھ جرمانہ ادا کرنا پڑیگا۔ آٹھویں باب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی نیچی ذات کا آدمی (یعنی اچھوت) اعلیٰ ذات کا آدمی (یعنی غیر اچھوت برہمن وغیرہ) کے برابر میں بیٹھ جائے تو اس کی پیشانی پر داغ لگا کر جلاوطن کر دیا جائے گا۔ کوئی اچھوت مندر میں نہیں جا سکتا۔ ہندو قوم میں کوئی یہودی یا نصرانی یا مغربی نسل کا آدمی۔ رشی یا مہارشی بلکہ مندر کا پجاری بھی نہیں بن سکتا۔ چاہے ان کا ہم مذہب ہی کیوں نہ ہو۔ شریعت موسوی کا امام کبھی غیر اسرائیلی تسلیم نہیں کیا گیا۔ روما کے پطرس کا جانشین کبھی غیر یورپین کو تسلیم نہیں کیا گیا ایشیائی نسل کا آدمی کبھی پوپ نہیں بنایا گیا۔ یہ ہے ان کی تعلیم یہ ہیں اُن کے قوانین۔ اب آپ اسلامی قوانین و تعلیمات پر غور کیجئے ارشاد ربانی ہوتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا) یعنی ہم نے تم کو جملہ انواع انسانی کے لئے بھیجا ہے دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اعراف) یعنی اے نبی کہدیجئے کہ اے انسانو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ جو آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ اسلام نے اپنی تعلیم کو عام کیا اور علم کی بے شمار فضیلتیں بیان کیں اور جہالت کے تکبر و نخوت کو سرے سے باطل قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ[*] آنحضرتؐ فداہ ابی و امی کا ارشاد ہے نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر نہ کسی کالے کو گورے پر وجہ فوقیت ہے نہ کسی گورے کو کالے پر۔ بلکہ سب کے سب آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔ یہی نہیں بلکہ عمل کر کے بھی دکھا دیا حضرت بلالؓ ایک حبشی غلام تھے جن کو حضرت ابوبکرؓ نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ ان کو خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ "آقا" کے ساتھ پکارا کرتے تھے حضرت سلمان فارسیؓ حضرت حذیفہؓ حضرت صہیبؓ بھی غلام ہی تھے مگر ان کو بھی قابل تعظیم و لائق احترام خیال کیا جاتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ تزویجی تعلقات بھی قائم کئے۔ چنانچہ زینب بنت جحشؓ قریشیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی کی بیٹی کی شادی اول زید بن حارثہؓ سے ہوئی تھی جو زر خرید غلام تھے۔ فاطمہ بنت عتبہ بن ولید قریشیہ کی شادی حضرت ابوحذیفہؓ کے غلام سالمؓ سے ہوئی۔ یہ ہے اسلامی تعلیم۔

حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ایک یہودی آتا ہے اور حضرت علیؓ پر مقدمہ دائر کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اے علیؓ سامنے کھڑے ہو کر جواب دہی کرو۔ چنانچہ آپ اپنی صفائی پیش کرتے ہیں اور مدعی جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

موجودہ زمانے کے واقعات کو لیجئے کل کا واقعہ ہے کہ سلطان ابن سعود کے دربار میں یہ مقدمہ دائر کیا جاتا ہے کہ آپ کے صاحبزادے نے میری لڑکی سے مذاق کیا ہے فوراً قاضی بلایا جاتا ہے اور فیصلے کے بعد ان کی سرزنش کی جاتی ہے۔ دوسرا واقعہ انہی کے ایک دوسرے صاحبزادے کا ہے کہ ایک روز اپنی موٹر لئے جا رہے تھے کہ ایک اونٹ والا راستے میں مل گیا موٹر کی آواز سے اونٹ بدک جاتا ہے۔ اونٹ والا دوڑ کے

---

[*] یعنی اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کر کے مختلف جماعتوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے (تفاخر کیلئے نہیں بلکہ) اس لئے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

گر جانے کی وجہ سے مر جاتا ہے فوراً سلطان ابن سعود کے دربار میں مقدمہ دائر ہوتا ہے اور قاضی کے فیصلے کے مطابق حکم نافذ کر دیا جاتا ہے یہ ہے اسلامی قانون جو شاہزادہ اور غریب زادہ سب پر یکساں جاری کیا جاتا ہے ان واقعات سے آپ پر بخوبی ظاہر ہو گیا ہو گا کہ صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے۔

اب آپ دوسرے اصول پر مذاہب عالم کو پرکھئے۔ انگلستان کی آبادی میں بلحاظ مذہب دو بڑی قومیں ہیں پراٹسٹنٹ اور کیتھولک مگر آج تک کسی کیتھولکی کو پرائم منسٹری پر ممتاز نہیں کیا گیا۔ لارڈ بشپ آف کنٹربری بھی کبھی ہندوستان یا غیر ممالک کا باشندہ مقرر نہیں ہوا۔ بخلاف اسلام کے برامکہ آتش پرست تھے اسلام لانے کے بعد انہی کے خاندان کے لوگ ہارون الرشید کی وزارت پر معمور تھے۔ یورپین اقوام نے عورتوں کو حقوق سے محروم رکھا یہ ہی نہیں بلکہ انہیں اس بات میں بھی شک تھا کہ آیا عورتیں ذی روح بھی ہیں یا نہیں۔ اس پر بحث و مباحثہ ہوتا ہے آخر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ عورتیں ذی روح ہیں۔ منوشاستر کی رو سے عورتیں وراثت سے محروم ہیں۔ مگر ایک اسلام ہی ہے جس نے تمام کے حقوق کو محفوظ رکھتے ہوئے صاف صاف بیان کر دیا۔ ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ۔ عورتوں کے بھی مردوں پر حقوق ہیں۔ جیسے کہ مردوں کے عورتوں پر۔ والدین کے حقوق کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔ ماں باپ کے ساتھ عمدہ ترین برتاؤ کرو غرض کہ اسلام نے ہر ایک کے متعلق یہاں تک کہ لونڈی۔ غلام۔ پڑوسی۔ مہمان وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک کے حقوق صاف صاف بیان کر دیئے یہ تو خانگی حقوق تھے اب دیکھیں کہ اسلام نے غیر اقوام کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ اور انھیں کیا کیا حقوق دیئے بانی اسلام آنحضرت صلعم نے جو معاہدات یہود و نصاریٰ کے ساتھ کئے ان پر غور کیجئے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ داعی اسلام نے کسقدر بے تعصبی اور رواداری کا خیال رکھا حکمرانان امویہ و عباسیہ واندلسیہ وفاطمیہ کی شان و شوکت کے زمانے میں غیر اقوام کے حقوق کا کسقدر خیال رکھا گیا۔ ہندوستان ہی کو لیجئے آریوں نے آریہ ورت کا محدود رقبہ معین کر لیا تھا۔ باقی کروڑوں انسان کو شرافت سے محروم رکھا مگر جب مسلمانوں نے ہندوستان پر قبضہ کیا تو دریائے انڈو (اٹک) کو قدرتی حد قرار دیتے ہوئے اس کے باشندوں کو ہندو لقب دیا۔ اور ان کے باشندوں کو طرح طرح کے خطابات سے معزز کیا۔ یہاں پر چند شہادتیں غیر مسلموں کی تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ آپ پر حقیقت صاف واضح ہو جائے۔ میتھو پیرس ایک انگریز مورخ ہے تاریخ جنگ صلیبی میں لکھتا ہے کہ جسوقت حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کو فتح کیا تو انھوں نے عیسائیوں کو مطلق نہیں ستایا برخلاف اس کے جب صلیبیوں نے اسی مقدس مقام کو لیا تو نہایت بے رحمی سے مسلمانوں کا قتل عام کر دیا اور یہودیوں کو جلا وطن کر دیا موسیو لیبلی کا قول ڈاکٹر گستاؤ لی بان نے اپنی کتاب تمدن عرب میں لکھا ہے کہ "مسلمان ان نظامات میں جو اقوام مزدور پیشہ کی بہبودی سے متعلق ہے اسوقت تک ان سخت غلطیوں سے بچے ہوئے ہیں جو مغرب میں واقع ہوئی ہیں۔ ان میں اب تک وہ عمدہ نظام باقی ہے جس کے ذریعے سے انھوں نے امیر غریب غلام و مالک میں صلح قائم رکھی۔ اسی قدر کہنا کافی ہے کہ وہ قوم جس کو تعلیم دینے کا دعویٰ یورپ کر رہا ہے فی الواقع وہ قوم ہے